آخری گزارش!

معزز اور پیارے بھائیو! میری آخری گزارش آپ سے یہ ہے کہ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تعلیم کو دیکھیں، ان کی جماعت کی پاکیزگی، خدماتِ دینیہ اور ایثار کو ملاحظہ فرمائیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی اس متواتر نصرت کو دیکھیں جو اس جماعت کے شاملِ حال ہے تو آپ کو یقین کرنا پڑیگا کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کی پشت پر خدا تعالیٰ کی ذات تھی وہی کا ہاتھ ہر قدم پر ان کی اور ان کی جماعت کی دستگیری کرتا رہا ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ سے راستبازوں کا حامی و ناصر ہے۔

پیارے بھائیو! زندگی ناپائیدار ہے، زیست پانی کے بلبلہ کی مانند ہے۔ پیشتر اس کے کہ قیامت کے دن آپکو کہنا پڑے وَمَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا کُنَّا نَعُدُّھُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ (ص ع) کہ ہم آج دوزخ میں اپنے ساتھ ان لوگوں کو کیوں نہیں دیکھتے جنہیں ہم شریر سمجھا کرتے تھے۔ اور پھر آپکو کہا جائے اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِھَا عِلْمًا (النمل ع) کہ یہ تم نے کیا طریق اختیار کر رکھا تھا کہ بغیر کامل تحقیق اور احاطۂ علمی تم میرے نشانات اور احکام کی تکذیب کرتے تھے؟

بھائیو! اس دن سے ڈرجاؤ جو نوجوانوں کو بوڑھا کر دیگا۔ یاد رکھیں صادقوں کی مخالفت ایک زہر ہے اس کو کھانے والی قوموں نے پہلے کیا فائدہ اٹھایا جو آپ اٹھائیں گے؟

آیئے آخر میں پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ الفاظ پر **تفہیماتِ ربانیہ** کو ختم کرتا ہوں حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:- "پیارو! یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور وہ اپنے دین کو فراموش نہیں کرتا بلکہ تاریکی کے زمانہ میں اسکی مدد فرماتا ہے مصلحتِ عام کے لئے ایک کو خاص کر لیتا ہے اور اس پر علومِ لدنیہ کے انوار نازل کرتا ہے۔ سو اسی نے مجھے جگایا اور سچائی کیلئے میرا دل کھول دیا۔ میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں بلکہ میں اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا کہ میں اس کا اور اس کے رسولؐ کا اور اسکی کلام کا جلال ظاہر کروں۔ مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پرواہ۔ **میرے لئے یہ بس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے۔** ہاں میں اس میں لذت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے وہ میں سب لوگوں پر ظاہر کروں۔ اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ مجھے دیا گیا وہ دوسروں کو بھی دوں اور دعوتِ مولیٰ میں ان سب کو شریک کر لوں جو ازل سے بلائے گئے ہیں۔" (ازالۂ اوہام طبع پنجم ص ۳۱۶)

میرے دوستو اور بھائیو! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، آپ کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ۵

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم ٭ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

۷ر شعبان المعظم ۱۳۴۴ ہجری - ۱۲/۲۴ ۱۲ خاکسار مرتاب جنیز۔ ابو العطاء جالندھری

ضروری اعلان { تفہیماتِ ربانیہ سلسلہ احمدیہ کی امانت ہے۔ بیشک یہ میری تصنیف ہے مگر میں خود سلسلہ کا ادنیٰ خادم ہوں۔ تفہیماتِ ربانیہ کو کوئی جماعت، کوئی فرد بلکہ میری اولاد بھی خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ نظام کی اجازت کے بغیر طبع کر سکتی ہے۔ واللہ الموفق۔ (مصنف)

تفہیماتِ ربّانیہ کے متعلّق علماء اور بزرگوں کی دینی آراء

کتاب "تفہیماتِ ربّانیہ" کے متعلق سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد آپ نے کتاب کے شروع میں ملاحظہ فرما لیا ہے۔ ذیل میں اس کتاب کے متعلّق بزرگانِ جماعت اور تجربہ کار و کامیاب علمائے سلسلہ کی صرف دینی گرانقدر آراء درج کی جاتی ہیں جن سے اس کتاب کی افادیّت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

(۱) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے نے تحریر فرمایا ہے:-

"میرے محترم جناب ابو العطاء صاحب کی تصنیف لطیف "تفہیماتِ ربانیہ" پہلی بار دسمبر ۱۹۳۰ء میں بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کی طرف سے شائع ہوئی تھی تو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "تفہیماتِ ربانیہ" رکھا تھا۔ اس کتاب میں خدا تعالیٰ کے عطا کردہ فہم سے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ ایسی کتب جماعت کے نوجوانوں اور نو مبائعین کیلئے بہت ضروری اور مفید ہیں۔ اب اس کا نیا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ اسکی افادیّت ظاہر ہے، دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اسکی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیئے۔"

(۲) محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد، سابق مبلّغ بلادِ عربیہ و انگلستان تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"تفہیماتِ ربّانیہ" مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دینے کیلئے ایک نہایت مفید کتاب ہے جو مولانا ابو العطاء صاحب نے ۱۹۳۰ء میں تالیف فرمائی تھی، اور اب دوبارہ مفید اضافہ جات کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کتاب کا نہ صرف خود مطالعہ کریں بلکہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔"

(۳) محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد، سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے

رقم فرمایا ہے :-

"اِس خبر سے خوشی ہوئی کہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اپنی تصنیف تفہیماتِ ربانیہ کو جو عشرہ کاملہ کے جواب میں ایک لاجواب تصنیف ہے دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔

بلا شک و شبہ اُن اعتراضات کے جواب میں جو غیر احمدی علماء کی طرف سے احمدیت کے متعلق کئے جاتے ہیں، یہ تصنیف لاجواب ہے۔ ہر اعتراض کا مکمل و مُدلّل اور مسکت جواب محققانہ انداز میں لکھا گیا ہے۔ جب سالہا سال قبل پہلی دفعہ یہ کتاب شائع ہوئی، تو اُس وقت کے مبلغین بالعموم اُسے اپنے پاس رکھتے اور مناظروں اور مباحثوں میں اِس کتاب کے پیش کردہ مواد سے بہت فائدہ اُٹھاتے تھے، اگرچہ آجکل غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی نوعیت کسی حد تک بدل چکی ہے۔ تاہم بڑی بھاری تعداد اعتراضات اور نکتہ چینیوں کی جسے عشرہ کاملہ کے مصنف نے اپنی کتاب میں جمع کر کے احمدیت پر سخت حملہ قرار دیا تھا، آج بھی مخالف کیمپ سے جماعت احمدیہ کے خلاف ان ہی کو پیش کیا جاتا ہے۔ تفہیماتِ ربّانیہ جب پہلی بار چھپی تھی، تو خاکسار نے بڑے شوق سے اسے خریدا اور ہمیشہ اسے زیرِ مطالعہ رکھا، اور اس سے استفادہ کرتا رہا، بلکہ مناظروں اور بحث و مباحثہ اور دیگر تبلیغی اغراض کے پیشِ نظر اس کا انڈکس بھی تفصیل کے ساتھ تیار کر کے کتاب کے شروع میں لگا دیا تھا، تاکہ بوقتِ ضرورت فوری طور پر ضروری مواد اور حوالہ نکالا جا سکے۔

تجھدار علمی طبقہ میں "تفہیماتِ ربانیہ" کی اشاعت خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی مخالفت کا کارگر جواب ہے۔ اور جاء الحق و زھق الباطل کا نظارہ پیش کرتی ہے۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی اسلام اور احمدیت کے لئے عظیم علمی خدمات میں سے کتاب تفہیماتِ ربانیہ کی تصنیف اور اب اِس کی دوبارہ اشاعت بلا ریب مزید قابلِ قدر تبلیغی و علمی خدمت ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

میرے نزدیک جماعت کے دوستوں کو بالعموم اور ہر ایک مربّی، معلّم، اور تبلیغی جہاد کا جذبہ رکھنے والے، اور اس جذبہ کو عملی جامہ پہنانے والے احباب کو

بالخصوص چاہیئے کہ وہ اِس تصنیف کو زیرِ مطالعہ رکھیں اور اِس سے استفادہ حاصل کریں۔ بلکہ غیر احمدی احباب میں اسکو تقسیم کریں تا وہ حق و باطل میں امتیاز کر کے راہِ صواب پر گامزن ہو سکیں۔"

(۴) محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تحریر فرمایا ہے:-

"کتاب "تفہیمات ربّانیہ" مصنفہ مولانا ابوالعطاء صاحب ایک لاجواب تصنیف ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دعوٰی، پیشگوئیوں اور الہامات وغیرہ پر مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے شافی جوابات دیئے گئے ہیں۔ مَیں نے غیر احمدیوں کے احمدیت پر اعتراضات کے جوابات میں ہمیشہ اس کتاب کو بہت مفید پایا ہے۔ میرے نزدیک ہر احمدی گھرانہ میں یہ کتاب موجود ہونی چاہیئے۔ اِس کے مطالعہ سے نہ صرف احمدیوں کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ وہ اسکے مطالعہ سے اس قابل ہو سکتے ہیں کہ مخالفین کے اعتراضات کا خود ہی تسلّی بخش جواب دے سکیں۔ مَیں نے خود اِس کتاب سے مناظرات اور تصنیفات میں بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی مجھے یہ معلوم کر کے از حد خوشی ہُوئی ہے کہ مولانا ابوالعطاء صاحب اب اِس کتاب کو دوبارہ شائع کر رہے ہیں، اور اس میں یکصد صفحات کے قریب ضروری مضامین کا اضافہ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اِس بیش قیمت خدمت کو قبول فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔"

(۵) محترم جناب چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلّغ بلادِ عربیہ و گیمبیا (مغربی افریقہ) تحریر فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ تفہیمات ربّانیہ مؤلفہ اخویم مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری، مکتبہ الفرقان کی طرف سے مزید اضافہ جات کے ساتھ دوبارہ شائع ہو رہی ہے۔

عشرۂ کاملہ کے مصنّف صاحب نے اپنی کتاب کو دس فصلوں میں تقسیم کیا تھا، اور ہر فصل میں ایسے مایۂ ناز دس اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے تھے

جن کا جواب ان کے اور ان کے ہم خیالوں کے خیال میں ناممکن تھا۔

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و اطال بقاءہ فینا، مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری کو عشرۂ کاملہ کا جواب لکھنے کا ارشاد ہوا اور آپ نے تفہیمات ربانیہ کے ذریعہ عشرۂ کاملہ کے تمام اعتراضات کو تارِ عنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد گرامی:

؎ وَاللّٰہِ یَکْفِیْ مِنْ کُمَاۃِ نِضَالِنَا جَلَدٌ مِّنَ الْفِتْیَانِ لِلْاَعْدَاءِ

یعنی خدا کی قسم ہمارے مردانِ کارزار میں سے ایک جوان ہی سب دشمنوں کیلئے کافی ہے، ایک مرتبہ پھر روزِ روشن کی طرح پورا ہوا۔ وان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

تفہیمات ربانیہ لاریب احمدیہ لٹریچر میں ایک بیش بہا اضافہ ہے اور اُردو ادب کا بھی ایک شاہکار ہے۔ جس میں مؤلف صاحب کی جوانی کا زور بھی آفتاب نصف النہار کی طرح نظر آرہا ہے!

یہ کتاب دسمبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی اور ۱۹۳۱ء سے مبلغین کلاس جامعہ احمدیہ قادیان کے نصاب میں داخل ہوگئی تھی۔ احمدیہ پاکٹ بک میں بھی صداقت مسیح موعود علیہ السلام کی ذیل میں اس کے مندرجات بطور خلاصہ درج ہوئے۔ اور اب تک یہ کتاب سلسلہ احمدیہ کی ان لاجواب تصنیفات میں سے ہے جن کا جواب لکھنے سے مخالفین احمدیت عاجز ہیں۔

مَیں اس کتاب کی دوبارہ اشاعت پر مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری سابق مبلغ بلادِ عربیہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشّرین کو دلی مبارکباد دیتا ہوں، اور میری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مزید خدماتِ جلیلہ کی بھی توفیق عطا فرماتا رہے۔

این دُعا از من و ز جملہ جہاں آمین باد"

(۶) محترم جناب شیخ عبد القادر صاحب فاضل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ معلوم کرکے از حد خوشی ہوئی کہ ادارۂ الفرقان کی طرف سے "تفہیمات ربانیہ"

کا دُوسرا ایڈیشن بہت جلد شائع ہو رہا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب یہ شائع ہوئی تھی۔ تو ہر مبلّغ اور تبلیغ احمدیت کا شغف رکھنے والے دوست نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا تھا۔ اور اس کا تفصیلی انڈکس بنا کر شاملِ کتاب کر لیا تھا۔ اور جب بھی کوئی مخالف اعتراض کرتا تھا۔ جھٹ اس کا جواب نکال کر پیش کر دیتا تھا۔ چنانچہ مَیں نے بھی اس کا انڈکس بنایا تھا۔ جس سے مَیں اب تک برابر فائدہ اُٹھا رہا ہوں۔ میرے نزدیک یہ کتاب مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے ایک قسم کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یہ امر اور بھی باعث مسرت ہے کہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ جو نئے اعتراضات پیدا ہو گئے ہیں ان کو بھی مدنظر رکھکر کتاب کے حجم میں خاصا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جس سے گویا اس کی افادیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ جب یہ کتاب پہلی مرتبہ شائع ہوئی تھی، تو سلسلہ کے ایک بزرگ نے اسے پڑھکر فرمایا تھا کہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دفاعِ احمدیت کے سلسلہ میں یہ اتنا بڑا کام کیا ہے کہ رہتی دُنیا تک مجاہدین احمدیت آپ کے مرہونِ منت رہیں گے۔ پس واقفین زندگی اور تبلیغ احمدیت سے دلچسپی رکھنے والے احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کو حاصل کر کے ایک کارآمد تبلیغی ہتھیار کو اپنے قبضہ میں کر لیں۔"

(۷) جناب مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"تفہیماتِ ربانیہ ہمیشہ درجہ مبلّغین کے نصاب میں رہی ہے۔ ایک واقعہ کی وجہ سے مَیں اس کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ طالب علمی کے دوران اس کے نوٹ بہت تفصیل سے مَیں نے لئے تھے۔ غالباً ۱۹۴۴ء میں گوجرانوالہ کے ایک گاؤں میں مناظرہ تھا۔ ہماری طرف سے محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مناظر تھے۔ فریق ثانی نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر ایک اعتراض کیا اور ایک دو بار اس کے جواب کا مطالبہ کیا۔ اس پر مَیں نے "تفہیمات ربانیہ" کے

نوٹوں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر خادم صاحب کی خدمت میں پیش کی کہ حضور نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ مجھے آج تک یاد ہے، کہ خادم صاحب مرحوم نے اسی میری کاپی سے حضور علیہ السلام کی عبارت پڑھ کر سُنا دی۔ اور یہ میں نے تفہیمات سے ہی نوٹ لئے تھے۔

جس کتاب کا جواب استاذی المحترم نے دیا تھا اس کتاب پر غیر احمدی حلقوں کو بڑا ناز تھا۔ میرے ایک تایا سلسلہ کے بہت معاند تھے۔ وہ یہ کتاب عشرۂ کاملہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ تبلیغ سے دلچسپی رکھنے والے تمام دوستوں کو تفہیمات ربانیہ کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے اور اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مولٰنا محترم اس نایاب کتاب کو دوبارہ احباب کے ہاتھوں میں دے رہے ہیں۔"

(۸) محترم جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی، اے نائب ناظر بیت المال تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ تفہیماتِ ربانیہ دوبارہ چھپوا رہے ہیں، اس کتاب کی افادیت کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ جب میں ۱۹۲۷ء میں احمدی ہوا تو میرے والد مرحوم کے ایک دوست جناب مولوی پیر محمد صاحب وکیل ننگلوی نے مجھے عشرۂ کاملہ مطالعہ کے لئے دی، کچھ عرصہ قبل ایک رشتہ دار کے کہنے پر برنی صاحب کی تصنیف "قادیانی مذہب" پڑھ چکا تھا۔ اور اس کتاب نے اس وجہ سے میری طبیعت منغض کردی تھی کہ اس میں دلائل کے ساتھ جماعت احمدیہ کے عقائد کی تردید کرنے کی بجائے نہایت چالاکی اور شر پسند طریق پر حوالہ جات کو سیاق و سباق کی فضا سے الگ کرکے محض تمسخر اور استہزاء کا رنگ دے دیا گیا تھا۔ لیکن عشرہ کاملہ کے مطالعہ سے مجھ پر یہ اثر ہوا کہ اس کتاب کے مصنف نے نسبتاً شرافت اور دیانتداری کے ساتھ جماعت احمدیہ کے عقائد کی تردید کی کوشش کی ہے، اس کتاب کا جواب تفہیمات ربانیہ میں مجھے جلد میسر آگیا جس کو پڑھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ کیونکہ جواب نہایت سلیس اور عام فہم پیرایہ میں تھا۔ نہ صرف دلائل کے لحاظ سے جواب مسکت تھا، بلکہ

تحریر سے ایک خاص رُوحانی رنگ ظاہر ہو رہا تھا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی اِس تصنیف کو زیادہ سے زیادہ طالبانِ حق کے لئے مفید ثابت کرے۔ آمین"

(۹) جناب مولانا محمد صادق صاحب فاضل مبلغ سماٹرا تحریر فرماتے ہیں :۔

"تفہیمات ربانیہ" تصنیف لطیف مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل زادہ اللہ مجداً و رفعۃً، مَیں نے اِس کتاب کو شروع سے لیکر آخر تک پڑھا ہے۔ یہ کتاب "عشرۂ کاملہ" کے جواب میں لکھی گئی تھی، کتاب کی ضخامت کو دیکھکر جو سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک عام آدمی پہلے گھبراہٹ محسوس کرتا ہے لیکن جُونہی وُہ اس کا مطالعہ شروع کرتا ہے، اس کے پڑھنے کا شوق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے کیونکہ اس کے الفاظ نہایت شستہ اور دلائل نہایت پختہ ہیں۔ مولانا کی خداداد قابلیت اور ٹھوس علمیت کے سبب کتاب کی اتنی بڑی ضخامت کے باوجود کِسی کو آپ کے قلم کی روکاوٹ اور دماغ کی تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوتا اور کوئی شخص اسکے مطالعہ کے وقت اپنی طبیعت کے اندر کسی قسم کی اُکتاہٹ اور ملال نہیں پاتا۔

ایک سوال کے متعدد جواب جن میں سے اکثر تحقیقی اور بعض الزامی بھی ہیں، اپنے تنوّع کی وجہ سے دماغی تھکاوٹ کو دُور کرتے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ نہیں بلکہ اکثر دفعہ اُردو زبان کے محاورات اور ضرب الامثال کا ذکر بشاشت کا باعث بن جاتا ہے۔ چنانچہ جب مَیں یہ کتاب پڑھ رہا تھا۔ تو "لومینڈکی کو زکام ہوا" کا محاورہ پڑھ کر مَیں بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر مناسب جگہ پر شعر بھی پیش کرتے ہیں جو رُوحِ انسانی کی تازگی کا ایک ذریعہ ہے۔

مولانا کو خدائے تعالیٰ نے یہ ملکہ بھی بخشا ہے کہ وُہ ان باتوں میں بھی ایک جدّت پیدا کر دیتے ہیں جنہیں پہلے بار بار دُہرایا گیا ہے۔ مثلاً محمدی بیگم اور عبداللہ آتھم والی پیشگوئی اور مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ گو ان پر پہلے بھی بہت کچھ لکھا جا چکا تھا، لیکن آپ نے اِس کتاب میں اِن

پیشگوئیوں پر اس طریق سے بحث کی ہے جو نہایت ہی عام فہم ہے۔ حتیٰ کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی اسے خوب سمجھ سکتا اور اس سے مطمئن ہو سکتا ہے۔

پھر آپکی ایک یہ بھی پسندیدہ عادت ہے کہ نئے نئے حوالجات پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور میرا تجربہ یہ ہے کہ آپکے حوالجات نہایت صحیح ہوتے ہیں کم از کم "تفہیمات ربانیہ" جیسی ضخیم کتاب میں مجھے کوئی غلط حوالہ نہیں ملا۔ جس سے مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ اپنی تصانیف میں کوئی حوالہ خود ملاحظہ کئے بغیر درج نہیں کرتے۔

الغرض "تفہیمات ربانیہ" ہر احمدی کیلئے ایک علمی خزانہ ہے اور ہر احمدی مجاہد کیلئے ایک مضبوط ڈھال بلکہ تیز ہتھیار ہے۔ اور ہر حق کے متلاشی کیلئے قابلِ قدر نعمت ہے۔ دُعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مولانا المکرم کی عمر، صحت، اخلاص و علم میں زیادہ سے زیادہ برکت بخشے، تاکہ وہ ہمیشہ ہمیں ایسے مفید مواد سے مستفید فرماتے رہیں۔ آمین یارب العالمین۔"

(۱۰) محترم جناب مولانا ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا تحریر فرماتے ہیں:-

"کتاب تفہیمات ربانیہ مؤلفہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایک اہم تصنیف ہے جس میں قرآن کریم اور احادیث سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ و آلہ السلام پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اور غیر احمدی علماء کے تمام اعتراضات کے نہایت عمدگی سے محققانہ جوابات دئے گئے ہیں اور اس تصنیف ملیف کا ہر احمدی کے واسطے اپنے لئے اور بچوں کیلئے مطالعہ ضروری ہے۔ اور جیسا کہ اس کتاب کا نام ہے، ویسے ہی یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے بہت دلکش پیرائے میں لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کر کے ہر احمدی نوجوان بھی اطمینان اور جرأت کے ساتھ غیر احمدی علماء سے احمدیت کے متعلق تبادلہ خیالات کر سکتا ہے۔ سو احباب کو چاہیئے کہ وہ اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو کر اپنے زیر اثر احباب کو اس سے مستفیض ہونے کی تحریک کریں۔"